۹

پھولوں کا تحفہ

شام کو اسکول سے گھر آتے ہی امجد نے بڑے لاڈ سے ماں کی گردن میں بانہیں ڈال دیں اور بولا، ’’میری اچھی امّی ! مجھے ایک چیز لے دیں گی؟‘‘

’’ضرور لے دیں گے مگر یہ کیا؟ .....نہ سلام نہ دعا، بس آتے ہی...؟‘‘ اس سے پہلے کہ امّی کچھ اور کہتیں امجد نے فوراً کہا، ’’اوہ، بھول ہوگئی۔ السّلامُ علیکم پیاری امّی !‘‘

’’وَعَلَیکُمُ السّلام.....اب اسکول سے آتے ہی کس چیز کی مانگ؟‘‘ امّی نے کہا۔

’’مجھے خوب سارے کھلونے چاہئیں۔ گلّو کے پاس چابی والی کار ہے۔ شانی نے بلّی کے بِلوٹے پال رکھے ہیں۔ کاشی کے پاس ایک چھوٹا سا خرگوش ہے۔ سب اپنی اپنی چیزوں سے کھیلتے ہیں۔ میرے پاس تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ میں اس کے ساتھ کھیل سکوں۔‘‘

’’ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ میں تمھیں بھی ڈھیر سارے کھلونے لا دوں گی۔‘‘

’’وعدہ؟‘‘ امجد نے اطمینان کرنا چاہا۔

’’ہاں ہاں، پکّا وعدہ۔ چلو، اب جلدی سے کپڑے بدلو اور ہاتھ منہ دھولو۔ میں تمھارے لیے ناشتہ لاتی ہوں۔‘‘

اگلے روز امجد کو اسکول بھیجتے ہوئے امّی نے کہا، ’’مجھے ایک ضروری کام سے تمھاری خالہ کے گھر جانا ہے۔ شام تک لوٹ آؤں گی۔ مجھے دیر ہوجائے تو کھانا کھالینا اور ہاں ....دیکھو اسکول سے آکر اِدھر اُدھر بھٹکنے مت جانا......‘‘ پھر امّی چلی گئیں۔

شام کو جب امّی لوٹیں تو ان کے ہاتھوں میں ایک گملا تھا اور گملے میں موتیے کا پودا۔ اُنھوں نے امجد کو پکارا، ’’امجد! دیکھو بیٹا، میں تمھارے لیے کیا لائی ہوں؟‘‘

امجد اپنے کمرے سے دوڑتا ہوا باہر آیا۔

’’دیکھو! یہ گملا۔ خالہ جان نے تمھارے لیے دیا ہے۔‘‘ امّی نے کہا۔

گملے پر نظر پڑتے ہی امجد کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ اُسے گملے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

’’امّی! میں اس کا کیا کروں.....کیا یہ میرے ساتھ کھیلے گا....گندہ سا پودا۔‘‘ امجد نے برا سا منہ بنایا۔

’’بیٹے ! یہ موتیا ہے۔ جب اس پر پھول کھلیں گے اور سارے گھر میں خوشبو پھیلے گی، تب دیکھنا۔‘‘ امجد نے امّی

سے کوئی بحث نہ کی۔ کھانا کھا کر چُپ چاپ سونے چلا گیا۔

ایک روز جب امجد صبح سویرے مسجد سے نماز پڑھ کر گھر آیا تو اسے سارا گھر مہکتا محسوس ہوا۔ وہ حیرت سے ناک چڑھا چڑھا کر خوشبو سونگھنے لگا۔

''امّی ! یہ کیسی خوشبو ہے؟'' پھر اس کی نظر کھڑکی میں رکھے ہوئے گملے پر پڑی جس میں ایک پودا تھا اور پودے پر چار پھول کھلے ہوئے تھے۔ وہ لپک کر گملے کے قریب گیا اور آنکھیں بند کر کے گہری گہری سانسیں لینے لگا۔ اُسے ایسا کرتے دیکھ کر امّی نے مسکراتے ہوئے کہا، ''دیکھا، میں نہ کہتی تھی پھول کھلیں گے تو سارا گھر خوشبو سے بھر جائے گا۔''

امجد نے آنکھیں کھولیں۔ اب اُس کی آنکھوں سے گملے اور پودے کے لیے پیار جھلک رہا تھا۔ اُس نے ہولے سے پھولوں کو چھوا، اُسے ایک عجیب سا احساس ہوا، ایک پیار بھرا احساس! امّی نے اسے ایک اور گملا لا دیا۔ اب وہ گملوں اور پودوں کی دیکھ بھال کرنے لگا۔ وہ گملوں کو صاف کرتا۔ پودوں کو پانی دیتا، اُس نے گملوں کو سبز رنگ بھی دیا تھا۔ اُس کا زیادہ وقت گھر ہی پر گزرنے لگا۔

ایک روز اسکول میں ماسٹر صاحب نے اعلان کیا کہ کل کتابوں کی بجائے ایسی چیزیں لے کر اسکول آئیں جو وہ گھر پر مشغلے کے طور پر جمع کرتے ہیں۔ چاہے وہ کھلونے ہوں، ڈاک ٹکٹ ہوں، اپنی بنائی ہوئی تصویریں ہوں یا پرندوں کے پَر ہوں۔ اعلان سن کر امجد بڑا پریشان ہوا۔ اس کے پاس تو ایسی چیزیں نہیں تھیں۔ گھر لوٹا تو وہ چُپ چُپ ہی تھا۔

امّی نے پوچھا، ''کیا بات ہے امجد؟ کسی سے لڑ کر آ رہے ہو یا ماسٹر صاحب کی ڈانٹ سن کر آ رہے ہو؟'' پہلے تو

امجد چپ ہی رہا مگر جب امّی نے بہت کُریدا تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔

امّی نے کہا، ''اس میں پریشانی کی کیا بات ہے! تم یہ نئے والا گملا لے جاؤ جس میں تین خوبصورت پھُول کِھلے ہیں۔ پرانے گملے کے پھُولوں سے ایک گلدستہ بنا لو۔ آؤ میں تمھاری مدد کرتی ہوں۔''

امجد نے امّی کی مدد سے پھولوں اور کلیوں کا خوبصورت گلدستہ بنایا۔ درمیان میں سبز پتّے ٹانک دیے۔ اُس نے گملے کو اچھّی طرح صاف کیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی چیز سب سے الگ اور انوکھی ہوگی، ایسی چیز کوئی نہیں لائے گا۔ اسکول پہنچ کر اُس نے دیکھا کہ کوئی لڑکا بلّی کا بچّہ لایا ہے۔ کسی نے طوطے کا پنجرہ اُٹھا رکھا ہے۔ کسی کے پاس مٹّی کے کھلونے ہیں۔

ماسٹر صاحب جماعت میں آئے تو سب لڑکوں نے باری باری اپنی چیزیں بتائیں۔ امجد کی باری آئی تو اُس نے

وہ گملا اُٹھا کر ماسٹر صاحب کی میز پر رکھ دیا۔ پھر گلدستہ لے کر اپنے استاد سے کہا، ''جناب! یہ دیکھیے۔ اسے میں نے اپنے گملے میں کِھلنے والے پھولوں سے بنایا ہے۔''

یہ کہہ کر امجد نے بڑے احترام سے انھیں گلدستہ پیش کیا۔ تمام بچّوں نے تالیاں بجائیں۔ ماسٹر صاحب نے امجد کی بڑی تعریف کی۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم میں سے ہر کسی کو کم سے کم ایک پودا اُگانا چاہیے۔ ہم ایسا کریں گے تو ہمارا ماحول خوش گوار رہے گا۔

امجد نے اپنے گملے کو اسکول کے لیے تحفے کے طور پر دینے کا اعلان کیا تو بچّوں نے دوبارہ تالیاں بجائیں۔

(معروف احمد چشتی)

بِلوٹے	–	بلّی کے بچّے
جوش ٹھنڈا پڑنا	–	کام میں دلچسپی ختم ہونا
آبیاری کرنا	–	پودوں کو پانی دینا
مشغلہ	–	شوق سے کیا جانے والا کام
کُریدنا	–	بار بار پوچھنا
ماجرا	–	واقعہ
خوش گوار	–	اچھا لگنے والا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ امجد نے امّی سے کس چیز کی مانگ کی؟

۲۔ امّی، خالہ کے گھر سے کیا لے کر آئیں؟

۳۔ امجد کا جوش کیوں ٹھنڈا پڑ گیا؟

۴۔ امجد کے گملے میں پھول کھلیں گے تو کیا ہوگا؟

۵۔ ہم میں سے ہر کسی کو پودا کیوں اُگانا چاہیے؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ امجد کے دوستوں کے پاس کون کون سی چیزیں تھیں؟

۲۔ امّی نے امجد کو کس بات کی تاکید کی؟

۳۔ ایک روز اسکول میں ماسٹر صاحب نے کیا اعلان کیا؟

۴۔ ماسٹر صاحب کو گلدستہ پیش کرتے وقت امجد نے کیا کہا؟

نیچے دیے ہوئے بیانات میں سے صحیح بیان چن کر خالی جگہ پُر کیجیے :

۱۔ امجد کو بہت سارے کھلونے چاہیے تھے تاکہ..............................

(الف) وہ اُنھیں اسکول لے جا سکے۔ (ب) وہ ان کے ساتھ کھیل سکے۔

(ج) اُنھیں دکھا کر دوستوں پر رعب جما سکے۔

۲۔ ایک روز جب امجد صبح سویرے مسجد سے نماز پڑھ کر گھر آیا تو اُسے گھر مہکتا محسوس ہوا۔.................................

(الف) وہ آس پاس خوشبو ڈھونڈنے لگا۔ (ب) وہ حیرت سے ناک چڑھا چڑھا کر خوشبو سونگھنے لگا۔

(ج) وہ دوڑ کر گملے کے پاس گیا۔

۳۔ امجد کی آنکھوں سے ....

(الف) نفرت جھلک رہی تھی۔ (ب) پیار جھلک رہا تھا۔

(ج) حیرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

❁ ذیل کے جملے کس نے کہے؟

ا۔ ”مجھے خوب سارے کھلونے چاہئیں۔“

۲۔ ”دیکھو! یہ گملا خالہ جان نے تمھارے لیے دیا ہے۔“

۳۔ ”کیا بات ہے امجد؟ کسی سے لڑ کر آ رہے ہو؟“

۴۔ ”ہر کسی کو کم سے کم ایک پودا اُگانا چاہیے۔“

سرگرمی:

✣ تمام بچّے مل کر اپنے اسکول میں مختلف پھولوں کے چند گملے لگائیں۔

✣ بلّی کے بچّے کو بِلوٹا کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے جانوروں کے بچّوں کے نام معلوم کیجیے۔

آ یئے زبان سیکھیں!

ضمیر:

اسم کی جگہ استعمال ہونے والے لفظ کو 'ضمیر' کہتے ہیں۔

مثلاً ان جملوں کو پڑھیے:

* امجد پودوں کی دیکھ بھال کرنے لگا۔ * امجد روز دوستوں کے ساتھ کھیلنے جاتا۔

ان جملوں میں امجد کا نام دو بار آیا ہے۔ اس تکرار سے بچنے کے لیے دوسرے جملے میں امجد کی بجائے لفظ ”وہ“ استعمال کیا جائے گا۔ اب دوسرا جملہ اس طرح ہوگا:

وہ روز دوستوں کے ساتھ کھیلنے جاتا۔

اس جملے میں لفظ 'وہ' ضمیر ہے۔

'وہ' کے علاوہ مَیں، ہم، تو، تم، آپ وغیرہ الفاظ بھی ضمیر کہلاتے ہیں۔

✣ الفاظ مَیں، ہم، تو، تم، آپ سے ایک ایک جملہ بنا کر اپنی بیاض میں لکھیے۔